رمضان اور قرآن

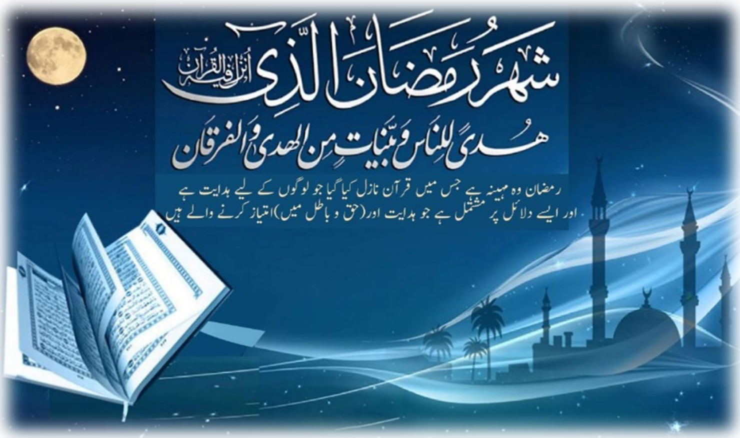

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں!

تلاوتِ قرآنِ کریم کے آداب: ---------------------- 4

قرآن کریم کے حقوق: ---------------------------- 5

قرآن دل کا زنگ اتارتا ہے: ----------------------- 6

فرشتوں کی مبارکباد: --------------------------- 6

بہترین مسلمان: -------------------------------- 7

حامل قرآن کی تعریف:---------------------------- 7

حامل قرآن پر رشک:----------------------------- 7

مشغول بالقرآن کی فضیلت: ----------------------- 8

حدیث قدسی کی تعریف: -------------------------- 8

10=1 نیکیاں: -------------------------------- 10

حاملین قرآن کے پانچ انعامات: --------------------- 10

تکمیل قرآن قبولیتِ دعا کا وقت: --------------------- 11

ختمِ قرآن پر گھر والے اکٹھے ہوں: -------------------- 11

چار ہزار ملائکہ کی آمین:--------------------------- 11

مالِ غنیمت کی تقسیم جیسا اجر: ---------------------- 12

الحال المرتحل: ------------------------------- 12

ملائکہ کی دعائے مغفرت: ------------------------- 13

نزولِ رحمت کا وقت: ------------------------- 13

ملائکہ بوسہ لیتے ہیں: --------------------------- 14

اجر اور حشر: ---------------------------- 14

اکرام و اعزاز: ---------------------------- 14

حافظِ قرآن کی جنت: ------------------------- 15

عامل بالقرآن کے والدین: ----------------------- 15

حافظِ قرآن کی شفاعت: ----------------------- 16

قرآن سے خالی دل: -------------------------- 17

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو رمضان المبارک میں نازل فرمایا۔

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَ الۡفُرۡقَانِ ۚ

سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ: 185

ترجمہ: رمضان کے مہینے میں قرآن کو نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ایسے دلائل پر مشتمل ہے جو ہدایت اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والے ہیں۔

رمضان اور قرآن کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عام مہینوں کی بہ نسبت پوری دنیا میں سب سے زیادہ اسی مہینے میں قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہے۔ گھروں میں، مساجد میں، دفاتر میں الغرض جگہ جگہ قرآن کریم کی تلاوت کی جارہی ہوتی ہے۔ اس حوالے چند اہم باتیں درج کی جارہی ہیں۔

تلاوتِ قرآنِ کریم کے آداب:

1. تلاوت کے لئے وضو مستحب جبکہ ہاتھ لگانے کے لئے وضو ضروری ہے۔
2. قرآن مجید کی تعظیم کے خیال سے مسواک کرنا۔
3. پاک اور صاف جگہ پر بیٹھ کر تلاوت کرنا۔
4. قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھنا۔
5. دیکھ کر تلاوت کرنا۔
6. تلاوت کرنے سے پہلے تعوذ (اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم) پڑھنا۔
7. تسمیہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھنا۔

فائدہ: سورۃ التوبۃ سے پہلے بسم اللہ کا مسئلہ: سورۃ براءۃ (سورۃ توبہ) کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم یہ ہے کہ اگر پہلے سے پڑھتے آرہے ہوں تب تو بسم اللہ پڑھے بغیر ہی سورۃ توبہ شروع کردیں اور اگر اس سورۃ سے تلاوت شروع کرنی ہے تو عام معمول کے مطابق اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر شروع کریں اور اگر اس سورۃ کے درمیان تلاوت روک دی تھی آگے جب تلاوت شروع کریں تب بھی اعوذ باللہ کے بعد بسم اللہ پڑھ کر شروع کریں۔

8. ترتیل (ٹھہر ٹھہر کر) اور تجوید (حروف کی ادائیگی) کے ساتھ پڑھنا۔

9. خوش آوازی اور لب ولہجہ کی درستگی کے ساتھ پڑھنا۔

10. قرآن مجید رو کر پڑھنا، اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کیفیت بنالینا۔

11. تلاوت کرتے ہوئے معانی پر غور کرنا۔

12. آیات کو بار بار پڑھنا۔

13. دوران تلاوت کسی سے بات نہ کرنا۔

14. یہ تصور کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے مخاطِب ہیں۔

15. قرآن پڑھ کر اس پر عمل کرنے کی دعا مانگنا۔

قرآن کریم کے حقوق:

عَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَفْشُوهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَلَا تَعْجَلُوا تِلَاوَتَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا۔

شعب الایمان للبیہقی، الرقم:1852

ترجمہ: صحابی رسول حضرت عبیدہ مُلیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قرآن کو ماننے والو! قرآن پر سہارا کر کے بیٹھ

نہ جاؤ(کہ ہمارے پاس قرآن ہے اور ہم قرآن والے ہیں) بلکہ دن رات اس کی تلاوت کیا کرو جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔ اس کو پھیلاؤ۔ اس کو مزے لے لے کر پڑھو۔ اس میں غور و فکر کرو کامیابی کے لیے پُر امید رہو۔ اوراس کی تلاوت میں جلدی نہ مچاؤ اس کا عظیم ثواب ملنے والا ہے۔

قرآن دل کا زنگ اتارتا ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ۔ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا جِلَاؤُهَا؟ قَالَ: كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ۔

شعب الایمان للبیہقی، الرقم:1859

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دلوں پر اس طرح زنگ چڑھ جاتا ہے جس طرح پانی لگنے کی وجہ سے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! یہ زنگ کیسے اترتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کو زیادہ یاد کرنے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے۔

فرشتوں کی مبارکباد:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَأَ طٰهٰ وَيس قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ: طُوبٰى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هَذَا عَلَيْهَا وَطُوبٰى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هَذَا وَطُوبٰى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا۔

سنن الدارمی، باب فی فضل سورۃ طہ ویس، الرقم:3477

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے سورۃ طٰہٰ اور سورۃ یٰس کی تلاوت فرمائی۔ فرشتوں نے قرآن کو سنا تو کہنے لگے: خوش قسمت ہے وہ امت جن کو یہ قرآن عطا کیا جائے گا۔ خوش قسمت ہیں وہ سینے جو اس کو محفوظ رکھیں گے (یعنی حفظ کریں گے) اور خوش قسمت ہیں وہ زبانیں جو اس کی تلاوت کریں گی۔

بہترین مسلمان:

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

صحیح البخاری، باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ، الرقم: 5027

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں زیادہ بہتر شخص وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

حامل قرآن کی تعریف:

وَقَالَ أَبُو عُمَرَ رَحِمَهُ اللهُ وَحَمَلَةُ الْقُرْآنِ هُمُ الْعَالِمُونَ بِأَحْكَامِهِ وَحَلَالِهِ وَحَرَامِهِ وَالْعَامِلُونَ بِمَا فِيهِ.

تفسیر القرطبی، باب ماجاء فی حامل القرآن ومن ھو

ترجمہ: ابو عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حامل قرآن وہ ہیں جو قرآن کے احکام اس کی حلال اور حرام کردہ چیزوں کا علم رکھنے والے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

حامل قرآن پر رشک:

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ۔

صحیح البخاری، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل آتاہ القرآن، الرقم:7529

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف دو آدمی ہی قابل رشک ہیں ایک جسے اللہ نے قرآن کی نعمت عطا فرمائی وہ صبح وشام اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہے دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال کی نعمت عطا فرمائی ہے وہ دن رات اسے راہِ خدا میں خرچ کرتا رہتا ہے

مشغول بالقرآن کی فضیلت:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ۔

جامع الترمذی، الرقم:2926

ترجمہ: حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص قرآن کریم میں اس قدر مشغول رہا کہ وہ میرا ذکر بھی نہ کر سکا اور مجھ سے دعائیں بھی نہ مانگ سکا تو ایسے شخص کو میں ذکر کرنے والوں اور دعائیں مانگنے والوں سے بھی زیادہ فضیلت عطا کروں گا۔

حدیث قدسی کی تعریف:

امام ابو الحسن نور الدین علی بن (سلطان) محمد، المعروف بہ مُلّا علی القاری الھروی الحنفی (المتوفیٰ:1014ھ) نقل فرماتے ہیں:

هُوَ الْحَدِيْثُ الَّذِیْ يُسْنِدُهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَی اللهِ فَيَرْوِيْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی أَنَّهُ كَلَامُ اللهِ تَعَالٰی

الاحادیث القدسیۃ الاربعینیۃ لملا علی القاری تحت تعریف الحدیث القدسی اصطلاحاً

ترجمہ: حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف فرمائیں اور اس حدیث کو یہ کہہ کر ذکر فرمائیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے(لیکن وہ حدیث قرآن کریم میں انہی الفاظ کے ساتھ مذکور نہ ہو)

فائدہ: قرآن کریم اور حدیث قدسی میں متعدد وجوہ سے فرق ہوتا ہے۔ ان میں سے چند ایک ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

1: قرآن کریم میں الفاظ اور پیغام دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں جبکہ حدیث قدسی میں پیغام اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ کا انتخاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتا ہے۔

2: قرآن کریم قطعی ہے اس کے لیے سند کی ضرورت نہیں جبکہ حدیث قدسی میں صحت وعدم صحت کا فیصلہ سند دیکھنے کے بعد کیا جاتا ہے۔

3: قرآن کریم کی نماز میں بطور قراءت تلاوت کی جاتی ہے جبکہ حدیث قدسی کی نماز میں بطور قراءت تلاوت نہیں کی جاسکتی۔

4: قرآن کریم کو بغیر طہارت کے چھونا جائز نہیں جبکہ حدیث قدسی کو بغیر طہارت کے چھونا جائز تو ہے لیکن خلافِ ادب ہے۔

5: قرآن کریم کا منکر کافر ہو جاتا ہے جبکہ حدیث قدسی کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی شخص کسی ایسی حدیث قدسی کا انکار کرے جو متواتر ہو تو اب اس کا منکر بھی کافر ہو جائے گا۔

1=10 نیکیاں:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ یَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہُ حَسَنَۃٌ وَالحَسَنَۃُ بِعَشْرِ أَمْثَالِھَا لاَ أقول: الٓمّ حَرفٌ وَلٰکِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلاَمٌ حَرْفٌ وَمِیمٌ حَرْفٌ۔

جامع الترمذی، باب ماجاء فیمن قرأ حرفا من القرآن، الرقم:2910

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بھی کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اسے ایک نیکی جو کہ دس نیکیوں کے برابر ہے ملے گی، میں یہ نہیں کہتا کہ ”الم“ ایک ہی حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام الگ حرف ہے اور میم علیٰحدہ حرف۔

حاملین قرآن کے پانچ انعامات:

رَوَی أَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْقُرْآنُ أَفْضَلُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ فَمَنْ وَقَّرَ الْقُرْآنَ فَقَدْ وَقَّرَ اللّٰہَ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِالْقُرْآنِ اِسْتَخَفَّ بِحَقِّ اللّٰہِ تَعَالٰی حَمَلَۃُ الْقُرْآنِ ھُمُ الْمَحْفُوْفُوْنَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ الْمُعَظِّمُوْنَ کَلَامَ اللّٰہِ اَلْمُلْبِسُوْنَ نُوْرَ اللّٰہِ فَمَنْ وَالَھُمْ فَقَدْ وَالَی اللّٰہَ وَمَنْ عَادَاھُمْ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِحَقِّ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

تفسیر القرطبی، باب ماجاء فی حامل القرآن ومن ھو فی من عاداہ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کریم ہر ایک سے زیادہ فضیلت والا ہے جس نے قرآن کریم کی تعظیم کی تو درحقیقت اس نے اللہ کی تعظیم کی (کیونکہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے) اور جس نے قرآن کریم کی بے قدری کی درحقیقت اس نے

اللہ تعالیٰ کے حق کی بے قدری کی۔ حاملین قرآن اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہر طرف سے لپٹے ہوئے ہیں۔ کلام اللہ کی عظمت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے نورِ ہدایت میں ملبوس ہیں۔ جنہوں نے ان حاملین قرآن سے دوستی رکھی تو انہوں نے اللہ سے محبت کا رشتہ جوڑ لیا اور جنہوں نے ان سے دشمنی رکھی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حق کی ناقدری کی۔

تکمیل قرآن قبولیتِ دعا کا وقت:

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فَلَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ۔

المعجم الکبیر للطبرانی، الرقم:647

ترجمہ: حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کریم مکمل کرنے والے کی دعا کو قبول کیا جاتا ہے۔

ختمِ قرآن پر گھر والے اکٹھے ہوں:

عَنْ ثَابِتٍ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَوَلَدَهُ فَدَعَا لَهُمْ۔

المعجم الکبیر للطبرانی، الرقم:674

ترجمہ: حضرت ثابت رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب قرآن کریم کی تکمیل فرماتے تو اپنے گھر والوں کو جمع فرماتے پھر ان کے لیے دعا فرماتے۔

چار ہزار ملائکہ کی آمین:

عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ دَعَا أَمَّنَ عَلَى

دُعَائِهِ أَرْبَعَةُ آلاَفِ مَلَكٍ.

سنن الدارمی، باب فی ختم القرآن، الرقم:3545

ترجمہ: حضرت حُمید اعرج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جو شخص قرآن کریم (مکمل) پڑھے اس کے بعد دعا کرے تو چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔

نوٹ: آمین کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ اس دعا کو قبول فرما۔

مالِ غنیمت کی تقسیم جیسا اجر:

عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ: مَنْ شَهِدَ الْقُرْآنَ حِينَ يُفْتَحُ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ فَتْحاً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ شَهِدَ خَتْمَهُ حِينَ يُخْتَمُ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ الْغَنَائِمَ تُقْسَمُ۔

سنن الدارمی، باب فی ختم القرآن، الرقم:3535

ترجمہ: حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن کریم کی افتتاح کی مجلس میں حاضر ہوا گویا وہ لشکر اسلام کی فتوحات کے وقت آیا اور جو شخص تکمیل قرآن کی مجلس میں حاضر ہوا گویا وہ مال غنیمت کی تقسیم کے وقت حاضر ہوا۔

الحال المرتحل:

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ. قِيلَ: وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ؟ قَالَ: صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَضْرِبُ مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ إِلَى آخِرِهِ وَمِنْ آخِرِهِ إِلَى أَوَّلِهِ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ۔

سنن الدارمی، باب فی ختم القرآن، الرقم:3540

ترجمہ: حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے پوچھا گیا: نیک اعمال میں سے کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حال مرتحل۔ سوال کرنے والے نے پوچھا حال مرتحل کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو قرآن کریم کو اول سے شروع کرے یہاں تک کہ آخر قرآن تک پہنچ جائے تو پھر سے شروع کر دے، جب بھی سفر تلاوت ختم کرے پھر سے چل پڑے۔

ملائکہ کی دعائے مغفرت:

عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا وَافَقَ خَتْمُ الْقُرْآنِ أَوَّلَ اللَّيْلِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ وَإِنْ وَافَقَ خَتْمُهُ آخِرَ اللَّيْلِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُمْسِيَ فَرُبَّمَا بَقِيَ عَلَى أَحَدِنَا الشَّيْءُ فَيُؤَخِّرُهُ حَتَّى يُمْسِيَ أَوْ يُصْبِحَ۔

سنن الدارمی، الرقم:3812

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تکمیل قرآن شروع رات میں ہو تو فرشتے صبح تک قرآن کریم مکمل کرنے والے کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اگر تکمیل قرآن شروع دن میں ہو تو فرشتے شام تک قرآن کریم مکمل کرنے والے کے لیے دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

نزولِ رحمت کا وقت:

عَنْ مُجَاهِدٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: الرَّحْمَةُ تَنْزِلُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ.

المصنف لابن ابی شیبۃ، الرقم:30665

ترجمہ: حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تکمیل قرآن کریم کے وقت اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

ملائکہ بوسہ لیتے ہیں:

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یُونُسَ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ رَحِمَہُ اللّٰہُ یَقُوْلُ: إِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ، قَبَّلَ الْمَلَكُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ۔

المجالسۃ وجواہر العلم، الرقم:395

ترجمہ: حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے مروی ہے جب کوئی شخص قرآن کریم مکمل کرتا ہے تو فرشتہ اس کی پیشانی کا بوسہ لیتا ہے۔

اجر اور حشر:

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللَّہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْمَاہِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ یَتَتَعْتَعُ فِیہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ فَلَہٗ أَجْرَانِ۔

صحیح مسلم، باب فضل الماہر بالقرآن والذی یتتعتع فیہ، الرقم:1898

ترجمہ: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کا ماہر (اچھی طرح پڑھنے والا) ان ملائکہ کے ساتھ ہو گا جو فرشتوں کے سردار ہیں اور جو شخص قرآن مجید کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں مشکل اٹھاتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

اکرام و اعزاز:

عَنْ أَبِي ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَجِیءُ الْقُرْآنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَقُوْلُ: یَا رَبِّ حَلِّہِ فَیُلْبَسُ تَاجَ الْکَرَامَۃِ ثُمَّ یَقُوْلُ: یَا رَبِّ زِدْہُ فَیُلْبَسُ حُلَّۃَ الْکَرَامَۃِ ثُمَّ یَقُوْلُ: یَا رَبِّ ارْضَ عَنْہُ فَیَرْضَی عَنْہُ فَیُقَالُ لَہٗ: اِقْرَأْ وَارْقَ وَیُزَادُ بِکُلِّ آیَۃٍ حَسَنَۃً۔

جامع الترمذی، الرقم:2915

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن قرآن کریم اللہ کی بارگاہ میں اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا: اے رب اسے پہنایئے! اللہ تعالیٰ اس کو عزت کا تاج پہنائیں گے۔ پھر عرض کرے گا کہ اے رب اس میں مزید اضافہ فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کو عزت کا لباس پہنائیں گے۔ عرض کرے گا اے رب! اس سے راضی بھی ہو جا! اللہ تعالیٰ اس قرآن والے سے راضی ہو جائیں گے۔ اس سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے درجے) چڑھتا جا۔ ہر آیت کے بدلے اس کی نیکیوں میں اضافہ کیا جائے گا۔

حافظِ قرآن کی جنت:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْیَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آیَةٍ تَقْرَؤُھَا۔

سنن ابی داؤد، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ، الرقم:1466

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت والے دن) حافظ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے دنیا میں تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا جہاں تو آخری آیت کی تلاوت مکمل کرے گا وہی تیرا آخری درجہ ہو گا۔

عامل بالقرآن کے والدین:

عَنْ سَھْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُھَنِيِّ عَنْ أَبِیهِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْؤُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا۔

سنن ابی داوٗد، باب فی ثواب قراءۃ القرآن، الرقم:1455

ترجمہ: حضرت سہل بن معاذ الجہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم پڑھا اور اس پر عمل بھی کیا اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ اگر وہ (اس دنیا میں) تمہارے پاس ہوتا تو اس کی روشنی اس دنیا میں لوگوں کے گھروں میں چمکنے والے سورج کی روشنی سے زیادہ خوبصورت ہوتی۔ بتاؤ! اُس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس نے خود اس پر عمل کیا ہو؟

حافظِ قرآن کی شفاعت:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ وَحَفِظَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ۔

شعب الایمان للبیہقی، فصل فی تنویر موضع القرآن، الرقم:2436

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قرآن کریم کو پڑھا اور اسے حفظ کیا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ سے اپنے خاندان کے ایسے دس بندوں کے بارے شفاعت (بخشش کی سفارش) کرے گا جن پر (گناہوں کی وجہ سے) جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔

نوٹ: کافر و مشرک کے بارے میں کسی کو شفاعت کا حق نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی اللہ ایسی سفارش کو قبول فرمائیں گے۔

قرآن سے خالی دل:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔

جامع الترمذی، الرقم: 2913

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بندہ جس کا دل قرآن سے خالی ہے اس گھر کے مانند ہے جو ویران پڑا ہو۔

اللہ کریم ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو ہمیشہ اپنے کلام سے وابستہ رکھے۔ قرآن کریم کے تمام آداب کے ساتھ پڑھنے، سننے، پڑھانے، سیکھنے، سکھانے، پھیلانے، حفاظت کرنے اور سب سے بڑھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام